NPA DOC NO :0025
15/09/2019

مسلمانوں کو درپیش قانونی وسیاسی چالنجس

اور

گودی قیادت کارول

ناظم الدین فاروقی

(سینیر کالمنویس، اسکالر، سماجی جہد کار)

اس وقت کے بدلتے ہوئے مسموم حالات سے سب واقف ہیں۔ ملّت اسلامیہ کے مخلص دانشوروں، قانون دانوں، علماء ومشائخین حق، ملّی قائدین، سیاست دانوں، واسلام پسند حلقوں میں چند موضوعات اور تکلیفدہ معاملات کو لیکر گرما گرم مباحث ہو رہے ہیں۔ ہمارا غیور طبقہ اتنا غافل اور لا تعلق بھی نہیں ہیکہ وہ ملک میں چند انگلیوں پر گنے جانے والے مولویوں اور نالائق بونے دانشوروں کے ملّت کے ساتھ کھیلے جانے والے شرم ناک کھیل سے واقف نہ ہوں۔

حالیہ 17 ویں لوک سبھا انتخابات میں 'بی جے پی' کی عظیم کامیابی کے فوری بعد سے مٹھی بھر مولوی اور بونے دانشوروں کا ایک ٹولہ اپنی، ذہنیت، سوچ اور آقاؤں کی طرف سے دی گئی ڈیوٹی کے مطابق منظر عام پر آ گئے۔

ہم یہاں صرف چند سلگتے اشیوز 'کشمیر، 'NRC' ملّی مقدمات کی پیروی وغیرہ میں مذکورہ، 'بیانڈ باجہ ٹیم' کی غلط روش، حدود، پھلانگ کر ملّت کی خود ساختہ نمائندہ گی سے مسلمانوں کے تمام طبقات کو شرمندہ کر دیا ہے اس پر بحث کریں گے۔

' قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے = اسکو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام '

مودی جی کی عظیم کامیابی سے متاثر ہو کر جون میں چند بونے دانشوروں اور تعلیمی اداروں کے سربراہوں نے مولویوں کے قائد اعظم مدنی صاحب کی سرکردگی میں وزیر اعظم کو سراہتے ہوئے ایک خط روانہ کیا تھا۔ جس میں مسلمانوں کے اپنے دستوری حقوق، ان پر کئے جانے والے مظالم اور مطالبات کا کہین تذکرہ نہیں تھا۔ تعریف اور نیک توقعات کا اظہار تھا۔

اور نہ انکی معاندانہ پالیسیوں پر نظر ثانی کی کوئی بات کہی گئ تھی۔

ایک ماہ بھی صبر سے یہ ٹیم خاموش نہیں رہ سکی۔ جیسے ہی کشمیر کے 370 اور 35A کے خصوصی موقف کو 5 آگسٹ کو پارلیمنٹ میں منسوخ کیا گیا۔ سارے ملک میں سیکیولر سماجی، قانونی، سیویل رائٹس، حلقوں اور ملک کے انگریزی روزناموں میں اسپر زبردست تنقیدیں شروع ہو گئی۔ یوروپ، امریکہ، کے نامور تمام اخبارات میں اس طرح کے اقدامات کی سخت مذمّت کی گئی۔ دستور کے ماہر قانون جناب فیضان مصطفٰے وائیس چانسلر نلسار یونیورسٹی 'National Academy of Legal Studies and Research ' نے کہا "ملک کی سالمیت وفاقیت اور مقامی عوام کے نمائندہ

اسمبلی کے بے جا اختیارات کا چھین لینا کسی بھی جمہوری ملک میں برداشت نہیں کیا جا سکتا"۔ وجاہت حبیب اللہ سابق فرسٹ انفارمیشن کمشنر اور جرمن ایشیاء ہیومن رائٹس انیشی ایٹیو نے بھی حکومت کہ اقدامات کی مذمّت کی۔ اقوام متحدہ ہیومن رائٹس کمیشن کی چیرپرسن مشیل باکلیٹ نے اپنے اختتامی ڈیبیٹ میں حکومت ہند پر اس اشیو پر تنقید کی تھی۔

بیریسٹر اسد الدین اویسی صاحب نے بھی کھل کر اس بل کی مخالفت کی۔

مودی مولوی اپنے ساتھ مسلمانوں کے بعض جماعتوں اور طبقات کو شامل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

کشمیر میں جو انسانیت سوز ہیومن رائٹس کی زبردست خلاف ورزیاں ہو رہی ہے اور 40 دن سے زیادہ کا کرفیو معصوم عوام پر مسلّط کر دیا گیا ہے۔ نقل و حرکت کے ساتھ کمیونیکیشنس مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ بچّے، بوڑھے، عورتیں، دوا، اور ہسپتال جانے سے قاصر ہیں، عوام کے پاس، گیس سیلینڈرس، اجناس گھر میں ختم ہو چکے ہیں۔ غریب بھوکوں مر رہے ہیں۔ ملک کے کئی ریاستوں میں مقامی عوام کے ساتھ کبھی کسی مرکزی حکومت نے آزادی سے اب تک اسطرح کا سلوک نہیں کیا۔

جمیعۃ العلماء، جماعت اسلامی، اہل حدیث، اہل سنّت والجماعت، بنگلور اور چند لائق دانشوروں و بروکروں نے حکومت کے ایجنٹوں کے ساتھ ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "ہم کشمیر کے معاملہ میں حکومت کے ساتھ ہیں"۔ معاملہ چونکہ سپریم کورٹ میں ہے اسلیےء ہم کچھ کہنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ نوجوانوں کو نصیحتیں کی گئیں یہ بیان مشترکہ جمیعۃ العلماء ہند کے دفتر سے جاری کیا گیا۔

12 ستمبر 2019 کو جماعت اسلامی ہند نے بڑی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے سابق مشترکہ بیان سے ہٹ کر بڑے واضح الفاظ میں کشمیر سے 370 کے برخواستگی پر حکومت کے اقدام پر سخت تنقید کی ہے پھر اسی دن گودی قیادت کو جماعت کا یہ بیان دیکھ کر رہا نہیں گیا، اور جمیعت نے ڈھٹائی سے ایک اور قرارداد پاس کردی اور موہن بھاگوت سے ملاقات کے درمیان موہن جی نے مولوی ارشد مدنی کی گوشمالی کرتے ہوئے اس بات کا پابند کیا تھا کہ وہ آئیندہ چند دنوں میں کھل کر 'NRC' کی تائید کریں ، انہوں نے حسب حکم 'آئمۃ الکفر' تعمیل کرتے ہوئے ' NRC' کی تائید میں قرارداد منظور کردی اور بیان دے دیا

اپنے موقف کو دہراتے ہوئے سارے ملک میں 'NRC' لاگو کرنے کا حکومت سے مطالبہ کر کے نیا قضیہ کھڑا کر دیا۔ 'شرم تم کو مگر نہیں آتی' مصائب پر مصائب مسلمان اقلیت اٹھاتی جا رہی ہے پھر تماشہ یہ کہ RSS کی بات اپنی زبان میں کہدی جو RSS اور بی جے پی کے قائیدین مسلسل اپنے تقاریر اور سرکاری بیانات میں کہہ رہے ہیں۔ کشمیر کے یونین ٹریٹری قرار دینے کے دفعہ میں اخبارات کے مطابق اس ایکٹ میں 52 غلطیاں ہیں، قانون دانوں کا کہنا ہیکہ یہ عجلت میں بنایا گیا ہے قانون ہے، حکومت قانون کی دھجّیاں اڑا رہی ہے اور موضوع مذاق بنا ہوا ہے۔

گودی قیادت کی کوئی شوری نہیں ہے یہ ضرور معلوم ہیکہ 'قومی مشیر اعظم اجیت ڈوول' انکے مشیر خصوصی ہیں۔ جو بھی سرگرمیاں اور تقاریر بیانات منظر عام پر نظر آتے ہیں۔ یہ سب ایک محکمہ کے پروگرام کے مطابق ہیں ملک کی امت گودی قیادت کی ان حرکات اور طرز عمل پر سر پیٹ رہی ہے۔

بنیادی قیادت کی سعادت تو انہیں اللہ نے کبھی نصیب نہیں کی تو یہ 'سستی شہرت اور قوت و دولت کے لیےء' گودی قائدین بن گئے۔ محمود مدنی کے اہم فوجداری مقدمات میں راحت حاصل کرنے کیلیےء انہوں نے 'کشمیر اور 'NRC' کے مسئلہ کو 'مودی وامیت شاہ' کے قدموں میں بھینٹ چڑھا دیا۔ محمود مدنی جب رکن راجیہ سبھا ہوا کرتے تھے، انہوں نے ممبران پارلمنٹ کو دیئے جانے والے مفت ایر ٹکٹس کو فروخت کر لیا تھا' پہلی فروخت ٹکٹوں کی دوسری فروخت امت اسلامیہ کی؟

عقل و دین اور عدل و انصاف کا تقاضا تھا کہ اگر حق کی آواز نہیں بن سکتے اور مظلوم کا ساتھ نہیں دے سکتے تو کم از کم ظلم و باطل کی ہرگز تائید نہیں کرنی چاہیےء تھی 'بیانڈ باجہ ٹیم' کی انانیت، غرور، تکبر، بلندی و عروج پر پہنچ چکی ہے۔ حکومت سے یہ سوال تو نہیں کر سکے، آسام، ناگالینڈ، میزورم، تریپورہ کو دفعہ 371 کے تحت آج بھی خصوصی مراعات مکمل طور پر حاصل ہے بلکہ ناگالینڈ کو مزید مراعات دینے کا مرکزی حکومت نے معاہدہ کر لیا ہے۔ اگر خصوصی موقف برخواست بھی کیا گیا ہے تو پھر اتنا طویل کرفیو، میڈیا پر پابندی اور طول دینا 90 لاکھ لوگوں پر مظالم کا کیا دستوری جواز ہے۔

امریکی اخبارات نے یہ بات بالکل وضاحت کے ساتھ لکھی ہیکہ یہ معاملہ صرف 370، 35A کی برخواستگی کا نہیں ہے بلکہ ہندوتو اتحریک کی مسلمانوں پر فتح کے طور پر اقدام کیا گیا ہے۔
پی. چدمبرم سابق وزیر داخلہ نے سچ بات کہی" یہ چونکہ مسلم اکثریتی ریاست تھی اسطرح کے غیر قانونی اقدامات کیےء گئے۔ اگر ہندو ریاست ہوتی تو کبھی بھی 'بی جے پی' حکومت ایسا نہیں کرتی۔"
دنیا تو 'حاکم اور محکوم' کے نظریہ سے، اسے دیکھ رہی ہے ورنہ پھر آخر 'بی جے پی' کو تین طلاق اور کشمیر پر ملک گیر سطح پر جشن مناتے ہوئے 'چلو کشمیر' کی مہم کیوں چلا رہی ہے، صحافی اور تجزیہ نگار سب جانتے ہیں گودی قیادت میں بعض عالمی طاقتوں کے ایجنٹس بھی شامل ہیں۔
بڑی بے شرمی سے ان میں کے ان 'بونے دانشوروں' نے چند دن بعد یہ بات دہرائی "ہاں ہم کشمیر کے معاملہ میں حکومت کے ساتھ ہیں"۔ قبل اسکے کہ عوامی مشترکہ بیان جاری کرتے بہتر ہوتا کچھ تو بااعتماد قانون دانوں، اور سیکیولر قانون سازوں سے مشورہ کر لیتے۔ یہاں پر ہیومن و سیویل رائٹس، حقوق انسانی، ہمدردی کی رمق برابر فکر کا کام نہیں تھا، بلکہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے انکے یہاں غلامی امت و بندگی کے درجات بلند کرنے کو اولین ترجیح دی۔ جہاں یہ کہا جاتا کہ جمہوریت ہے ہر کوئی اپنے ترجیحات کے مطابق فیصلے کرنے کا حقدار ہے تو ملّی مدد و معاون بھی یہ کہتے کہ ہمیں بھی حق ہے کہ آپ کے سوچ اور طرز عمل کو یکسر رد کر دیں۔ اور انفرادی و اجتماعی گرفت کریں۔ ناجائز طور پر ملّی پلیٹ فارم کا اغواء کیا گیا۔
اس پر مودی مولویوں کو اطمینان نہیں ہوا اور ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے 'سر سنچالک موہن بھاگوت' کی خدمت میں 'حضرت مولانا ارشد مدنی' نے حاضری دیکر 'ملّت اسلامیہ ہند' کی عزّت و ناموس، ضمیر خودرائی و وقار کو انکی چوکھٹ پر بھینٹ چڑھا دیا۔

بے محل غلط تاویلات کی بھرمار شروع ہوگئی اور کہاجانے لگا کہ اسلام ہمیشہ دوشمن سے بات کرنے میں پہل کرتا ہے وغیرہ۔ کچھ حلقوں سے انکی تعریفیں شروع ہوگئیں۔ موہن بھاگوت سے ارشد مدنی کی ملاقات کا ملّی ایشیوز اور مفادات سے کوئی سروکار نہیں تھا یہ تو ملت کے خرید وفروخت کی ڈیلنگ تھی جو کچھ اور لبادہ اڑا کر کرلی گئی 20 کروڑ مسلم عوام کبھی ان گودی قائدین کو بخشیں گے نہیں۔

باہم مسلمانوں کے تالیف قلب کالحاظ کرنے کے بجائے اسے مذاق کاموضوع بنادیا گیا، تالیف قلب کی مصلحت ان مستحبات پر اسطرح کے باطل عمل کی مصلحت سے عظیم تر ہے۔ ہم علماء حق، مشائخین، داعین، مصلحین، سماجی جہدکار، یاملّی قائدین جماعتوں، فلاحی تعلیمی اداروں، خانقاہوں، چھوٹے، بڑے گروپس، کی کوششوں کے احسان مند ہیں جنکی کاوشوں سے آج تک گلستان محمدی اور چراغ مصطفوی، روشن ہے۔ ہمیں ضمیر فروش، ملّت فروش، گودی کی قیادت کے، بڑی افسوسناک خبریں سامنے آرہی ہیں۔ اب ملّت میں ایک پلیٹ فارم بنایا جارہا ہے۔

'Rightwing Maulvi Platform' جو تیار ہوچکا ہے۔ جس میں یہ تمام گودی قیادت سے تعلق رکھنے والے اور بھی 'بیانڈ باجہ ٹیم' کو شامل کیا جارہاہے۔ جو چندماہ میں منظرعام پر آجائیگا۔ وقت آچکاہے ہے ہم مخلصین کو پہچانیں اور منافقین 'گودی قیادت' کو ملّت کی نام نہاد قیادت سے، دور کردیں۔

'NRC' کے سلسلہ میں جو بدترین انسانی بحران آسام میں پیدا ہوا جس میں بنگالی اقلیت بالخصوص بنگالی مسلمان بے سروسامانی کے حالت میں در در کی چکر کاٹ رہے ہیں۔ عورتوں بچّوں، بوڑھوں کی آہ وبکا دیکھی نہیں جاتی۔ ملک کے تمام سیکولر طاقتیں اور سیول سوسائیٹی سخت مخالفت کررہی ہیں۔ گودی قیادت کی حماقت کی بنیاد ہوگی کہ 'NRC' کو پورے ملک پر لاگو کرنے کا مطالبہ یہ انتہائی شرارت آمیز اور اقلیت دوشمنی پر مبنی ہے۔

ختم شد

بشکریہ 'اردو روزنامہ اعتماد' کالمنویس کے آرٹیکلس ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات میں ہر ہفتہ شائع ہوتے ہیں

NPA DOC NO: 0025

15/09/2019

TOTAL NUMBER OF WORDS 1878